بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عدنان السّلفی

کتاب: ''④ دن قربانی کی مشروعیت'' پر ایک نظر

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علٰی رسولہ الکریم ، أما بعد:

قربانی کے دن تین ہیں کے مسئلے پر فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے مدلل و محقق اور جامع مضمون تحریر کیا جسے صحیح آثار صحابہ سے مزین بھی کیا۔ آپ کے پیش کردہ آثار پر شیخ کفایت اللہ حفظہ اللہ نے ''④ دن قربانی کی مشروعیت'' نامی کتابچہ میں تنقید کی۔ ہم درج ذیل سطور میں ان کی بے جا تنقید کا جائزہ لیں گے۔ (ان شاء اللہ)

استاذ محترم فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے ۴ صحابہ کے آثار ذکر کئے تھے جناب کفایت اللہ حفظہ اللہ نے ان میں سے ۳ پر تنقید کی جبکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اثر کو جو کہ (موطا امام مالک ۲/ ۴۸۷: الرقم ۱۷۰۱) وغیرہ میں موجود ہے جناب کفایت اللہ صاحب نے بھی صحیح تسلیم کیا (۴ دن قربانی کی مشروعیت ص: ۵۴-۵۵)

پہلے اثر پر جرح اور اس کا رد

استاذ محترم فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا اثر احکام القرآن طحاوی (۲/ ۲۰۶) سے نقل کیا اور کہا تھا: '' **وھو صحیح** ''

جناب کفایت اللہ حفظہ اللہ نے اس پر جرح کرتے ہوئے کہا کہ اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ طحاوی اور شعبۃ کے درمیان انقطاع ہے۔

پھر کفایت اللہ صاحب آگے صفحہ ۴۸ پر لکھتے ہیں:

''واضح رہے کہ شعبۃ ہی کے طریق سے ابوالقاسم ابن بشران نے بھی نقل کیا ہے چنانچہ ابو القاسم ابن بشران نے کہا:

أَخْبَرَنَا أَحْمَدَ حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ

الْـمَـدَائِـنِـيُّ ، نـا مُسْـلِـمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، نا هِشَامٌ ، وَ شُعْبَةَ ، قالا : نا قتَادَةُ ، عَنْ أنَـسٍ، قـالَ : ((الـذَّبْحُ بَعْدَ النَّحْر بيَوْمَينِ)) ﴿المَشْيَخَةِ البَغْدَادِيَّةِ لأبي طاهِر السِّلَفِيِّ مخطوط ترقيم احمد خضري ٦ / ١٢ نسخة الشاملة﴾

لیکن یہ روایت سخت ضعیف ہے۔''

پھر اس کے بعد اس سند کے ایک راوی محمد بن عیسی پر جرح نقل کی۔

(۴ دن قربانی کی مشروعیت ص: ۴۸، ۴۹)

یہ روایت **المشیخة البغدادیة (۱/۳۴۳: ۷۰۷) الناشر دار الرسالة-القاهرة** پر موجود ہے ۔

عرض ہے کہ اس روایت میں ابو احمد حمزہ بن محمد بن عباس سے روایت کرنے والا راوی محمد بن عیسیٰ ہے ہی نہیں جس پر جناب کفایت اللہ صاحب نے جرح نقل کی ہے بلکہ ثقہ امام ابو العباس احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی ہیں۔

اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

یہ روایت أمالی ابن بشران میں اس طرح ہے:

'' أخْبَـرَنَـا أبُـو أحْـمَدَ حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الحَارِثِ، ثَنا أحْمَدُ بْنُ مُحَـمَّدِبْن عِيْسَى، ثنا مُسْلِمٌ، ثنا هِشَامٌ، وَ شُعْبَة، قالا : ثنا قتَادَةُ، عَنق أَنَسٍ، قَالَ : ((الذَّبْحُ بَعْدَ النَّحْر يَوْمَيْنِ.))''

﴿أمالي ابن بشران: الرقم ٢٣٢ ، الناشر: دار الوطن، الرياض﴾

أمالی ابن بشران میں ہی امام ابن بشران نے الرقم ۶۵۳ پر احمد بن محمد بن عیسی کا پورا نام ذکر کیا ہے:

أَخْبَـرَنَـا أَبُـو عَـلِـيٍّ أحْـمَـدُبْنُ الفضل بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبُرْتِيُّ الخ.

﴿أمالي ابن بشران: الرقم ٦٥٣ ، الناشر: دار الوطن، الرياض﴾

یہ روایت اسی طرح 〈 **مجلس املاء لأبي عبد الله محمد بن عبد الواحد بن محمد الدقاق فی رویة الله تبارک و تعالی : ۴۳۴ ، الناشر: مکتبة الرشد ، الریاض** 〉 میں بھی موجود ہے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ اس سند میں احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی ہیں نہ کہ محمد بن عیسیٰ اور ابو العباس احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی ثقہ امام ہیں۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**احمد بن محمد بن عیسی البرتی ثقة**"۔ (تاریخ بغداد ۶/ ۲۲۱، سیر ۱۳/ ۴۰۹)

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **العَلاَّمَة، الحَافِظ، الثقة.** " (سیر ۱۳/ ۴۰۷)

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **و كَانَ ثقة ثبتا حجة.** "(تاریخ بغداد ۶/ ۲۱۹)

ان کے علاوہ امام ابن حبان (الثقات ۸/۵۱)، امام حاکم (المستدرک ۱/۲۷۸) اور امام ذھبی نے بھی ان کی توثیق کی ہے

اس سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ **المشیخة البغدادیة** میں محمد بن عیسیٰ ہے تو ممکن ہے یہ کاتب کی غلطی ہو کیونکہ

یہاں احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی ہی مراد ہیں، اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی کے استاذوں میں تو مسلم بن ابراہیم موجود ہیں۔ (سیر ۱۳/ ۴۰۷، تاریخ بغداد ۶/ ۲۱۹)۔ جن سے احمد بن محمد بن عیسی روایت کر رہے ہیں، لیکن محمد بن عیسیٰ کے استاذوں میں مسلم بن ابراہیم موجود نہیں ہیں۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ سیدنا انس سے یہ روایت بسند صحیح ثابت ہے۔ والحمد للہ

دوسرے اثر پر جرح اور اس کا رد

اسی طرح استاذ محترم فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا اثر پیش کیا تھا۔ (احکام القرآن للطحاوی ۲/ ۲۰۵)

اس پر جرح کرتے ہوئے جناب کفایت اللہ حفظہ اللہ کہتے ہیں:

''یہ روایت ضعیف ہے اس کی سند میں المنہال بن عمرو ہیں۔''

''یہ اگرچہ صدوق ہیں بخاری ومسلم کے رجال میں سے ہیں مگر متکلم فیہ ہیں متعدد محدثین نے ان پر کلام کیا ہے اور ضعفاء کے مولفین نے انہیں ضعفاء میں ذکر کیا ہے عام حالات میں موصوف معتبر ہیں لیکن موصوف کے ایسے تفردات قابل قبول نہیں ہوں گے جن میں غلطی کا قوی احتمال ہو۔ (۴ دن قربانی کی مشروعیت ص:۵۳)

المنہال بن عمرو پر کفایت اللہ صاحب کی کی گئی یہ جرح بلکل بیجا ہے:

موصوف کی اس عبارت میں جو اصول نقل کیا ہے بالکل غلط ہے اور نہ ہی یہ المنہال کا تفرد ہے کہ دوسرے ثقہ راوی اس کے خلاف بیان کرتے ہوں۔ بلکہ باسند صحیح یہی ثابت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ۳ دن کی قربانی کے قائل تھے۔

شیخ البانی المنھال بن عمرو کے بارے میں کہتے ہیں:

''**و یکفی في رد ذلک انه من رجال البخاري.**'' (تحقیق الآیات البینات ص۸۴)

پھر کفایت اللہ صاحب کہتے ہیں بہت سی اسانید سے گزر چکا ہے کہ وہ ۴ دن کی قربانی کے قائل تھے ان سے ۳ دن کا قول نقل کرنا بہت ہی عجیب وغریب ہے۔

عرض ہے کہ کفایت اللہ صاحب کا یہ کہنا بہت عجیب وغریب ہے آپ نے پہلے خود ہی تسلیم کیا اس کی سند (ابن عباس سے ۴ دن والا قول) ضعیف ہے (۴ دن قربانی کی مشروعیت ص:۳۴) پھر صحیح کے مقابلہ میں ضعیف کو ترجیح دینا اعجب ہے۔

المنہال بن عمرو کی ۲۰ سے زائد علماء نے توثیق کی ہے۔

المنہال بن عمرو پر کی گئی تمام جرح کا جواب اور تفصیلی توثیق کے لئے حافظ ابو یحییٰ نور پوری حفظہ اللہ کا مضمون حدیث عود روح اور ڈاکٹر عثمانی کی جہالتیں ملاحظہ کریں۔

(ماہنامہ السنۃ جہلم شمارہ نمبر ۴۹-۵۴ ص ۵۸-۹۱ پر المنہال بن عمر کا بہترین ترجمہ ہے۔)

تیسرے اثر پر جرح اور اس کا رد

اسی طرح استاذ محترم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اثر پیش کیا تھا۔ (احکام القرآن للطحاوی ۲/۲۰۵)

اس پر جرح کرتے ہوئے کفایت اللہ صاحب کہتے ہیں:

''اس سند میں کئی علتیں ہیں طوالت کی وجہ سے ایک ہی نقل کرتے ہیں طحاوی کے استاذ احمد بن ابی عمران کی کسی نے بھی توثیق نہیں کی۔ (۴ دن قربانی کی مشروعیت ص:۵۰،۵۱ مفہوما)

اس کے بعد کہتے ہیں کہ اس کی توثیق صرف ابن یونس المصری سے منقول ہے لیکن ابن یونس کی توثیق کی سند جو تاریخ بغداد میں ہے اس میں ۲ راوی مجہول ہیں۔ (۴ دن قربانی کی مشروعیت ص:۵۱)

علم حدیث سے شغف رکھنے والے علماء جانتے ہیں کہ امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ اپنی تاریخ میں جو روایات لاتے ہیں ان کے خاص موارد ہیں جو کہ علماء نے جمع کیے ہیں جیسا کہ (موارد الخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد) للشیخ اکرم ضیاء العمری جزاہ اللہ خیرا، نے ان کو جمع کیا ہے۔

اور جن علماء سے یہ ثابت ہو کہ وہ خطیب بغدادی کے موارد میں سے ہیں (یعنی خطیب ان کی کتب سے نقل کرتے ہیں) تو بالفرض اگر مورد سے خطیب تک سند درست نہ بھی ہو تو اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔

اور ابن یونس المصری خطیب کے موارد میں سے ہیں اور خطیب ان کی کتب سے نقل کرتے ہیں۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: ''موارد الخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، للشیخ العمری''

مزید دلی تشفی کے لئے پڑھئے کہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' أحمَد بُنُ ابی عِمُرَانَ مُوسَی بُنِ عِیُسَی أبُو جَعُفَرِ الُبَغُدَادِيُّ.

کَانَ مِنُ أَکَابر الُحَنَفِیَّةِ ، تَفَقَّهَ علی مُحَمَّد بُنِ سَمَاعَة وَ هُوَ أسُتَاذُ أبي جَعُفَرِ الطَّحَاوِيِّ وَکَانَ ضَرِیُرًا، سَمِعَ الُحَدِیُثَ مِنُ عَلِيِّ بُنِ الُجَعُدِ وَغَیُرِہِ وَ قَدِمَ مِصُرَ فَحَدَّثَ مِنُ حَفِظِهِ وَ تُوُفِيَ بهَا فِي الُمُحَرَّمِ مِنُ هَذِہِ السَّنَّةِ وَ قَدُ وَثَّقهُ

ابْنُ يُونُسَ فِيُ ''تاريخ مِصُرَ'' (البداية والنہایۃ۱۴/۶۵۳)

اس سے ثابت ہوا کہ امام ابن کثیر نے یہ توثیق ان کی کتاب سے نقل کی ہے۔

اسی طرح بدرالدین العینی رحمہ اللہ اپنی کتاب **مغانی الاخیار فی شرح اسامی رجال معانی الآثار ۱/ ۳۹** پر کہتے ہیں:'' **و ذكره ابن يونس في تاريخ مصر ، و وثقه** ''

اسی طرح قاسم بن قطلو بغا نے ان کو اپنی کتاب:'' **الثقات ممن لم يقع فی الكتب الستة**''(۱۱۲/۲) پر نقل کیا ہے اور تاریخ بغداد سے ابن یونس کا قول نقل کیا ہے:

'' **كان مليئًا من العلم، حسن الدِّراية بالوان من العلم كثيرة، و كان ضرير البصر، و حدث بحديث كثير من حفظه ، و كان ثقة** '' پھر کہتے ہیں:'' **قلت: هذا لفظ ابن يونس في ''تاريخ الغرباء** ''

اسی طرح امام سیوطی اپنی کتاب حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاہرۃ (۴۶۳/۱) پر کہتے ہیں: '' **أحمد بن أبي عمران موسى بن عيسى البغدادي الإمام أبو جعفر الفقيه قاضي الديار المصرية، من أكابر الحنفية، تفقه على محمد بن سماعة، و حدث عن عاصم بن علي و طائفة ، و روى الكثير، وهو شيخ الطحاوي . مات فی المحرم سنة خمس و ثمانين و مانتين بمصر، وثقة ابن يونس في تاريخه .**''

اس سے ثابت ہوا کہ احمد بن ابی عمران کی توثیق ابن یونس المصر ی نے کی ہے۔

احمد بن ابی عمران امام طحاوی کے مشہور استاذوں میں سے ہیں اور ان سے مشکل الآثار میں بھی بہت سے اقوال نقل کرتے ہیں، احادیث کے رفع اشکال وغیرہ کے لئے۔

احمد بن ابی عمران کی بہت سارے علماء نے تعریف نقل کی ہے۔

جبکہ کسی کی ان پر جرح منقول نہیں ہے۔

اوراس اثر کی سند صحیح ہے۔

شیخ کفایت اللہ صاحب کی طرف سے پیش کردہ آثار صحابہ

شیخ کفایت اللہ کی جانب سے پیش کردہ پہلے اثر کا جائزہ

سب سے پہلے کفایت اللہ صاحب نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا اثر پیش کیا اور خود تسلیم کیا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ (۴ دن قربانی کی مشروعیت ص:۳۴)

اس اثر کی سند میں جو السنن الکبریٰ (۹/ ۴۹۹) سے پیش کی گئی اس میں **طلحہ بن عمرو الحضرمی** متروک ہے۔ (تقریب التہذیب: ۳۰۳۰)

لطیفہ: اس بات سے قطع نظر کہ ضعیف کثرت طرق (ایسے سب طرق جن میں ضعف ہو) سے حسن ہوتی ہے یا نہیں، یہ بات بہت ہی عجیب ہے جو کفایت اللہ صاحب نے کی:

(امام السیوطی رحمہ اللہ نے کہا: عبد بن حمید، ابن المنذ ر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت فرماتے ہیں کہ (اللہ تعالی نے جن معلوم دنوں میں قربانی کا حکم دیا ہے) ان معلوم دنوں سے مراد یوم النحر (۱۰ ذی الحجہ) کے بعد تین دن (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے دن) ہیں۔ [الدر المنثو ر ۶/ ۳۷]) (۴ دن قربانی کی مشروعیت ص: ۳۵)

اور عبد بن حمید، ابن المنذ ر اور ابن ابی حاتم سے تو بغیر سند کے سیوطی نے نقل کیا، اس کو نقل کر کے کہتے ہیں

(لیکن ان تینوں سندوں تک ہماری رسائی نہیں ہوسکی کیونکہ عبد بن حمید، ابن المنذ ر اور ابن ابی حاتم کی دستیاب کتب میں یہ روایت موجود [نہیں] ہیں۔

تاہم اس کثرت طرق کی بنیاد پر یہی ظن غالب آتا ہے کہ چار دن کی قربانی کی کوئی نہ کوئی اصل عبداللہ بن عباس سے ضرور ہے)۔ (۴ دن قربانی کی مشروعیت ص: ۳۵)

بریکٹ میں موجود الفاظ سیاق کے متقاضی ہیں شاید کمپوزینگ میں رہ گئے ہیں نہیں کا اضافہ ناقل کی طرف سے ہے۔

ممکن ہے ان تینوں کتب میں جو سند ہو اس میں ضعف اس (السنن الکبری والی سند سے) بھی زیادہ شدید ہو یا ممکن ہے کوئی اور کذاب یا متروک راوی ہو۔

جیسا کہ شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے بچہ کے کان میں اذان دینے والی روایت کو امام ابن القیم رحمہ اللہ کے **الجامع لشعب الایمان** سے ذکر کردہ ایک طریق کی بنا پر اپنی بعض کتب میں حسن کہا لیکن جب **الجامع لشعب الایمان** طبع ہوئی تو پتا چلا کہ وہ سند تو موضوع ہے تو شیخ رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تحسین سے رجوع کر لیا، تفصیل کے لئے دیکھئے

(سلسلة الضعيفة ۱/۴۹۴، ۱۳/۲۷۲)۔

نوٹ: جن علماء نے یہ کہا ہے کہ ضعف خفیف دوسرے طرق سے زائل ہو جاتا ہے اور روایت کو تقویت حاصل ہوتی ہے تو عرض ہے کہ (متروک) راوی کی روایت تو شواھد اور متابعات میں بھی فائدہ نہیں دیتی اور شیخ کفایت اللہ حفظہ اللہ کی طرف سے پیش کردہ اثر ابن عباس کی سند کا راوی متروک ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"قلت : هذا رای السخاوی ، و لا نراه صوابا ، لان شرط تقوى الحديث بكثرة الطرق ، وهو خلوها من متروك او متهم " (تمام المنة ۴۱۰)

امام سیوطی لکھتے ہیں:

" اذا قالوا متروك الحديث او و اهية او كذب فهو ساقط العدالة لا يكتب حديثه و لا يعتبر به ، و لا يستشهد " (تدريب الراوی ۱/۲۹۵)

شیخ کفایت اللہ کی جانب سے پیش کردہ ۲، ۳، ۴ اثر کا جائزہ

بہت افسوس کا مقام ہے کہ کفایت اللہ صاحب جیسا عالم جو ائمہ کے رجال کے بارے میں وارد اقوال کی بھی سند تلاش کرتے نظر آتے ہیں وہ سیدنا علی کا اثر (**کنز العمال**) جبیر بن مطعم کا (**شرح مسلم**) اور ابن عمر (جن سے سلسلۃ الذہب سے قربانی کے ۳ دن

منقول ہیں۔موطأ امام مالک (۲/ ۴۸۷)) کا اثر (**تفسیر ابن کثیر**) سے بے سند پیش کر رہے ہیں کہ ۴ دن ہیں ایام قربانی۔

حیرت ہے کہ جناب کفایت اللہ صاحب اپنی اسی کتاب میں چند صفحات قبل ابن یونس المصر ی کی احمد بن ابی عمران کے بارے میں وارد توثیق کو اس لئے غیر ثابت کہہ رہے تھے کی ان کے مطابق اس قول کی سند میں ۲ راوی مجھول ہیں (۴ دن قربانی کی مشروعیت ص:۵۱) حالانکہ یہ قول ثابت ہے

اور یہاں پر ۳ صحابے (سیدنا علی، سیدنا جبیر بن مطعم، سیدنا ابن عمر) سے بے سند بات جس کی علمی میدان میں کوئی حیثیت نہیں پیش کر رہے ہیں۔ فیاللعجب

آگے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں صفحہ ۵۵ (لیکن گذشتہ سطور میں گذر چکا ہے کہ انہیں کی طرف ۴ دن قربانی کا قول بھی منسوب ہے ممکن ہے آپ نے بعد میں رجوع فرماتے ہوئے حدیث کے موافق اپنا موقف بدل لیا ہو)

قربان جایئے کیا استدلال ہے۔!!

سلسلۃ الذہب سے سیدنا ابن عمر سے جو ثابت ہے (موطا امام مالک ۲/ ۴۸۷ :الرقم ۱۰۷۱) اس کے مقابلہ میں بے سند بات سے یہ ستدلال اس کے بارے میں تو بس یہی کہا جا سکتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (المائدۃ:۸)

بعد میں ان شاءاللہ یہ بھی ثابت کیا جائے گا کہ جس مرفوع حدیث کی طرف جناب کفایت اللہ صاحب کا اشارہ ہے وہ روایت بھی اپنی تمام اسانید کے ساتھ ضعیف ہے اور اس روایت کی کوئی سند بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

ثابت ہوا کہ آثار صحابہ میں کسی سے بھی ۴ دن والہ قول صحیح سند سے منقول نہیں، جبکہ اس کے مقابلہ میں ۳ دن والے آثار صحیح سندوں سے ثابت ہیں۔ والحمدللہ